

تہارے ساتھ تہارا خاوند تھا۔ ماشر فضلی کا بیٹا۔ وہ اس وقت تہارا چہرہ اسی لگ رہا تھا۔ (یکدم کروٹ لے کر) you In the First place, why did you marry him.

افخار:

ستارہ:

افخار:

ستارہ:

یہ بات مجھے تمہیں کتنی بار بتانا پڑے گی۔
ہوٹل کی چھت تسلی پہلی بار۔

ماشر کے گھر میں جایا کرتی تھی۔ حالانکہ میرے ابا مجھے کسی کے گھر جانے نہیں دیتے تھے..... پر میں چھوٹی ماں سے پوچھ کر ماشر فضلی کا گانا سننے جاتی تھی۔ وہ بھی کبھی کبھی مجھے اپنے ساتھ گانے کو کہتے تھے..... پھر اچانک ایک رات مجھے خبر ملی کہ ان کے بیٹے فیروز نے زہر کھالیا ہے۔

تم چوری چوری ہپتال پہنچیں اور فیروز کو مرنے سے بچالیا۔

افخار:

(سوپر اپوز۔ ستارہ اور فیروز کسی شوڈیو کے آگے برآمدے میں کھڑے ہیں۔ افخار

میر ہیاں چڑھ کر اوپر برآمدے میں جاتا ہے۔ ڈائلگ سوپر اپوز۔)

ستارہ:

افخار خدا کی قسم مجھ میں ذرالہ Pridel نہیں ہے۔ تم ایک بار مجھے فون کر لینے دو۔ میں خود اسے سب کچھ Explain کر دوں گی۔ دیکھو ناں کہیں یہ نہ ہو کہ وہ سمجھے میں اسے Defy کر رہی ہوں۔

افخار:

تم کو اس زہر کے دافعے سے پہلے فیروز سے محبت تھی.....؟

ستارہ:

تم کو فیروز کی پڑی ہے۔ خدا کے لیے افخار اتنی ضد نہ کرو۔ مجھے ایک بار فون کر لینے دو۔

افخار:

جب تک موتی سمندر کی تہہ میں ہوتا ہے۔ کیسی سر دھڑکی بازی لگا کر انسان اس تک پہنچتا ہے۔ جب یہی موتی جوہری کی دکان پر آتا ہے تو داؤ کم قیمت ہو جاتا ہے۔ صرف جیب پر بوجھ پڑتا ہے لیکن خریدنے کے بعد یہ کبھی دراز میں بند رہتا ہے۔ کبھی لا کر میں، کبھی سنک پر بھول جاتے ہیں اسے، کبھی سرہانے تسلی.....

ستارہ:

افخار:

خدا کے لیے یہ فلسفے کا وقت نہیں ہے۔

میں جانتا ہوں کس چیز کا وقت ہے۔

ستارہ: کس چیز کا؟

افتخار: افسوس یہاں ہوٹل میں ہو ورنہ میں تمہیں سیدھی کر دیتا۔ بے وقوف، احتقان گدھی عورت۔ تمہارا خیال ہے اگر وہ تم سے محبت کرتا، تھوڑی سی بھی تو وہ یوں رہ سکتا تھا لا تعلق۔ میں تم سے ذرا محبت نہیں کرتا، تب بھی میں تمہاری مصیبت پر تملنا جاتا ہوں۔ خدا کے لیے اس کے پیچھے مبت بجا گو۔ اسے خود ایک بار Resolve کر لینے دو کہ وہ کیا چاہتا ہے؟

ستارہ: میں کسی قیمت پر کسی طور پر اس سے عیحدہ نہیں رہ سکتی۔ کبھی بھی ہو میں اس کے پاس رہوں گی، ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ۔

افتخار: تو اسے فون کرو۔ معافی مانگو۔ واپس چلی جاؤ۔ پھر چھ مہینے کے بعد اس سے دو گنی ذلت کے ساتھ باہر آ جانا۔ رفتہ رفتہ ششل کاک کی طرح کبھی تم اس کے کورٹ میں ہو گی، کبھی میرے کورٹ میں اور دو چار سال کے اندر ہم تمہیں مل کر گنجی کبوتری بنادیں گے۔

(اس وقت ہوٹل کا بیرابری ٹرالی لے کر آتا ہے، اس پر کھانا لگا ہے۔)

خانسماں: سر وہ کھانا لگادیا ہے۔

افتخار: میرے لیے پر اٹھا پکالیا ہے؟

خانسماں: جی سر۔

ستارہ: اس وقت کھانا؟

افتخار: میرے جیسے ذین آدمی کا ذہن زیادہ کام کرتا ہے۔ میری Calories تم سے زیادہ Burn کرتی ہیں، چلو۔

بیرا: وہ سر نیچے غوری صاحب انتظار کر رہے ہیں آپ کالابی میں۔

ستارہ: اس وقت؟

بیرا: جی وہ کہہ رہے ہیں، ضروری کام ہے۔

افتخار: کچھ ٹھنڈا اور غیرہ Offer کرو انہیں۔

بیرا: کافی دی ہے سر۔

گذ بوانے۔

(پیرا جاتا ہے۔ دروازہ پنے پیچھے مودب طریقے سے بند کرتا ہے۔)
ساری زندگی، ساری عمر مجھے کسی نے اپنی مرضی نہیں کرنے دی افخار۔ جہاں میں
جاتی ہوں، جہاں رہتی ہوں وہاں ہمیشہ دوسرے لوگوں کی مرضی مجھ سے طاقتور
ہوتی ہے۔

میں تمہارا مالک نہیں ہوں۔ اخھاؤ فون اور کرو اس Exploiter کو فون اسی
وقت..... لیکن اگر اس نے تمہاری بے عزتی کی توجہ خدا قسم his will break

Skull.

(ستارہ فون نمبر ملائی ہے)

میں ذرا غوری صاحب کا تیلائچہ کرلوں اتنی دیر میں (جاتا ہے)
سکندر سنو۔ دیکھو میری بات سنو۔ میں ستارہ بول رہی ہوں۔ خدا کے
لیے فون بندنہ کرنا۔

(دوسری طرف فون سکندر اٹھاتا ہے۔ سنتا ہے، پھر ساتھ بیٹھی ہوئی عاشی کے کانوں کے
ساتھ لگاتا ہے۔)

(مجھے تھوڑا سا وقت دو..... مجھے (یکدم فون کو دیکھتی ہے جیسے دوسری طرف فون کسی نے
بند کر دیا ہو۔ پھر آہستہ سے کہتی ہے) سکندر۔ سکندر
فون رکھتی ہے اور زانو پر سر رکھ کر سکیاں بھرنے لگتی ہے۔)

کٹ

مکن 8 انڈور (لابی) رات کا وقت

(غوری صاحب قلمی دنیا کے بڑے دھنتر خان ہیں۔ وہ اپنی تعلیم، تجربے اور یہ ورنی ممالک
کی سیاست کی بدولت قلمی دنیا کے چھٹ بھیوں کو مرعوب کرتے ہیں۔ منه میں پاپ ہوتا

ہے اور دھوئیں کے مرغولے چھوڑنے کے عادی ہیں۔ یہ ایسے ڈائریکٹر ہیں جو فلم میں تو تم
بناتے ہیں لیکن ان کی گفتگو کی وجہ سے فلمی دنیا میں تمہلہ بہت ہے۔ اس وقت افخار اور وہ
دونوں ڈرائیکٹر دم میں بیٹھے ہیں۔ کافی سامنے دھری ہے۔)

غوری: میں آپ کورات کے وقت تکلیف نہ دیتا لیکن کل میں اسلام آباد جا رہا ہوں
شیٹ فلم اتحارثی والوں کے ساتھ ایک میٹنگ ہے۔ کچھ Ideas کیوں۔ کو
Plans Discuss کرنے ہیں، کچھ پروڈیوسروں کے Problems ہیں۔

افخار: آپ کی بہت ہے غوری صاحب ورنہ ہم لوگ تو بس ایسے چھنتے ہیں کہ شونگ
کے علاوہ اور کسی کام کا وقت ہی نہیں ملتا۔ بادام مجھے Roasted ہیں۔

غوری: نو تھینک یو۔

(اب باقی وقت افخار بادام اٹھاٹھا کر خود کھاتا رہتا ہے)

غوری: سویٹن میں بھی سب لوگ Mیر Creative Force پر جiran ہوتے ہیں۔
انگمار بر گمن نے تو Mیر اتنا Galloping Horse رکھا ہوا تھا۔

افخار: کیا بات ہے جی بر گمن کی آپ نے (Strawberries) دیکھی؟

غوری: میں ساتھ تھا اس کے کے۔ وہ جو Famous Scene Duel میں ہے arranges کر کے دیا تھا۔ بر گمن سارے سین کو Long میں ٹریٹ کرنا
چاہتا تھا (ہاتھوں کی فرمیں بنانا کر) میں نے جائزہ لیا اور کہا اس سے بر گمن سے۔
Mیں ٹریٹ کر دیا Close Effect میں ورنہ سارا تباہ ہو جائے گا۔

افخار: آپ کی کیا بات ہے غوری صاحب۔

غوری: یہاں بھی ویسی فلمیں بن سکتی ہیں ہمارے پاس Talent ہے، Ideas ہیں،
محنت نہیں ہے۔ میں نے یہ ڈیک کی میٹنگ میں مرید صاحب سے صاف صاف
کہا تھا کہ آپ ہمیں Talented آدمی دیں، ہم آپ کو آرٹ موویز دیں گے۔

افخار: Idea کی بھی کچھ کی لگتی ہے غوری صاحب۔ میرا خیال ہے ہم آج تک وہی ایک
پرانا Stereotype کہانی بنارہے ہیں۔

غوری: آپ میرا Idea نہیں جس کے لیے میں حاضر ہوا ہوں۔ جب آپ Idea اتنا

گے تو آپ خود کہیں گے، میں اس میں کام کروں گا۔ آپ دیکھیں گے۔
گریجوایٹ ایوارڈ لے گی۔ کوئی مشکل کام نہیں ہے، صرف ارادہ چاہیے۔
انختار: انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔ بڑے نرم بادام ہیں، پلیز ٹرائے کریں۔

غوری: نو تھینک۔ میرا خیال ہے کہ میں Personality Split پر فلم بناؤں گا۔ ہیر و
ایک نیک دل، محنتی جوان ہے لیکن چلتے چلتے اچانک کسی Noise کی
Frequency سے اس کی پر سطیحی بدل جاتی ہے، وہ شرابی، جوئے باز.....
اوباش آدمی بن جاتا ہے اور اپنی بیوی کو مار دیتا ہے۔

انختار:Wonderful!

(اس وقت ستارہ اوپر سے اترتی آتی ہے۔ وہ مڑ کر اندر کی طرف چلی جاتی ہے۔ جیسے
ڈائینگ ہال کی طرف گئی ہو۔)

غوری: یہ میدم ستارہ نہیں ہیں؟

انختار: جی وہی ہیں۔

غوری: یہ تو بلبل پاکستان ہیں۔

انختار: (سر اشبات میں ہلاتا ہے)

غوری: نہ ہوٹل میں ہیں آج کل۔ ناہے کوٹھی بنالی تھی اپنی۔

(بیہاں پر غوری کے چہرے پر شیطنت ہے۔ انختار اس کی طرف مخصوصیت سے دیکھتا
ہے۔)

کٹ

سین 9 آؤٹ ڈور شام کا وقت

(ایک چھوٹا سا تباہ حال مزار۔ آپ اسے کسی بیرونی جگہ پر فلمانا چاہیں تو آپ کی مرضی
ہے۔ اگر سوڈو یو میں مزار بنانا چاہیں تو بھی آپ کی Discretion ہے لیکن مزار پر انا ہونا
چاہیے۔ ابھی مزار پر دیا جلا کر رکھتے ہیں۔ پھر اپنی پیڑی اتار کر مزار کی لوح پر رکھ کر ریخچے

بیٹھتے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر گاتے ہیں۔)

(گانے کے آخر تک چھل چھل آنسو ان کی آنکھوں سے برستے ہیں۔)

”گیت“

مورے خواجہ

غريب نواجا

اتی عرج سنو واری
بنتی کرت میں تمہاری
پل پل روپ میں بدلوں کیسے؟
اس چتنا نے ہاری

مورے راجہ

غريب نواجہ

(صرف ایک دیا مزار پر روشن ہے)

(آہستہ آہستہ کیسرہ باپ کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔ آخر میں سکرین پر صرف اس کی
آنکھیں رہ جاتی ہیں۔ گیت جاری رہتا ہے۔)

فیڈ آؤٹ

قطع نمبر (8)

کردار

ستارہ	
سکندر	
افتخار	
عاشی	
چوکیدار	
مالی کی لڑکی	
جمیلہ	
غوری صاحب	
ابا جی (ماستر فضلی)	
آپرا اشده	
ٹھنڈینہ	

(ہم اب اجی کو مزار پر گاتے ہوئے دکھاتے ہیں۔ اس گانے کے دوران اگر ممکن ہو تو اسی چلتی تصویر پر ستارہ آپا، عاصم اور علیہ کے چہرے پر اپوز ہوتے ہیں جس سے یہ تاثر ہو کہ باپ ان بچوں کی خاطر جانے کون کون سے روپ دھارتا ہے۔) نائل ختم ہوتا ہے۔

کٹ

سمین 1 ان ڈور (ہوٹل) دن کا وقت

(ستارہ مکمل طور پر نرس بریک ڈاؤن کا شکار ہے۔)

افخار بہت متذکر ہے۔ اب جو وہ ہنسانے کی باتیں کرتا ہے لیکن ستارہ پر اثر نہیں ہوتا۔ وہ ستارے کے لیے بہت متوجہ ہے اور اس وقت وہ برف کی پیشیاں ستارہ کے ماتھے پر رکھتا ہے۔ افخار منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر ستارہ پر دم کرتا ہے۔ ستارہ آہستہ آہستہ آنکھیں کھولتی ہے)

ستارہ: میں کتنی دیر سوئی ہوں افخار؟

افخار: چپ چاپ پڑی رہو اور بکواس کرنے کی کوشش مت کرنا۔

ستارہ: تم بڑے اچھے ہو افخار۔

افخار: یہ بہت پرانا Topic ہے۔ بعد میں بھی ڈسکس ہو سکتا ہے۔ Shut your eyes.

(ستارہ آنکھیں بند کرتی ہے)

ستارہ: تم یہ کیا کر رہے ہو؟

افخار: تمہارا بخار تیز ہو گیا ہے۔ پھر سے برف کی پیشیاں لگا رہا ہوں اور تمہاری جان کو رو رہا ہوں۔ تم نے پکڑ کر میرا سارا اشوونگ شیدول تباہ کر دیا ہے۔ سیٹ پر ڈائر کیٹر غوری میری جان کو رو رہے ہوں گے۔

میں نے خواب میں اباجی کو دیکھا افخار۔

ستارہ: اباجی۔ no or اباجی۔ تم چپ رہا۔ ہوٹل بیمار پڑنے کی جگہ نہیں ہے۔
افخار: وہ مجھے تلاش کر رہے تھے۔ بڑے اوپنے اوپنے پہاڑوں پر۔ مجھے بڑا ذر لگا کہ کہیں وہ
ستارہ: گرنہ جائیں کسی پہاڑی سے۔

افخار: چپ کرو۔

ستارہ: یہ استاد بھی کیا چیز ہوتے ہیں۔ ٹوٹے کو جوڑتے ہیں۔ راستے میں بھٹکے ہوئے کو
شہراہ پر ڈال دیتے ہیں۔ جو کچھ جب کبھی ملتا ہے، استاد کی دعا سے ملتا ہے۔ ہے
ناں۔

افخار: بڑی باتوںی عورت ہے (دراز کھول کر) Adhesive ٹیپ نکالتا ہے اور اسے قینچی
سے کاثتا ہے۔ یہ U.C. میں دکھائیے تاکہ Register ہو ستارہ کی آواز آتی رہتی
ہے۔

ستارہ: استاد ہی مست مقرور کرتا ہے۔ وہی اجالا کرتا ہے۔ وہی سب کچھ عطا کرتا ہے؟
افخار: استاد نہ ہو تو دین ملتا ہے نہ دنیا۔ ہے ناں؟
ستارہ: منہ بند کرو۔ بکواسی لڑکی۔

افخار: (ستارہ منہ بند کرتی ہے۔ افخار اس کے منہ پر ٹیپ لگاتا ہے۔ ستارہ شکایت کے انداز میں
تملاتی ہے۔ اس وقت مالی کی لڑکی آتی ہے۔ ہاتھ میں ایک پھول ہے۔)
لڑکی: کیا حال ہے آپاجی کا؟

افخار: (افخار ستارہ کے منہ سے ٹیپ اتارتا ہے۔ ستارہ چپ رہتی ہے)

لڑکی: اب آپ کا کیا حال ہے آپاجی؟
افخار: جواب دے کیمنی۔

ستارہ: (اس سے پھول لے کر) شکریہ۔

لڑکی: ہم سب نے مل کر کل نفل پڑھتے تھے جی۔ جیلیہ چاچی میلاد کرائیں گی۔ جب آپ
کا بخمار اترے گا۔

افخار: (افخار پر اس بات کا اثر ہوتا ہے)

افخار: اچھا اچھا بھاگوں آپا جی کو سونے دو۔ آنکھیں بند اور لب بند اور خاموش۔
 (جیلہ سر کے اشارے کے اثبات میں جواب دیتی ہے۔ افخار جانے کا اشارہ کرتا ہے۔
 لڑکی جاتی ہے۔ ڈرائیور کے ساتھ آئی ہو؟)

ستارہ: مجھے یوں لگتا ہے افخار جیسے گوشت میری ہڈیوں سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ مجھے کوئی
 میں کہیں اندر اندر گرتے رہنے کی فیلنگ ہوتی رہتی ہے۔ آپا جی وغیرہ بڑے اچھے
 لوگ تھے۔ مجھ سے لڑتے رہتے تھے۔ پہمیشہ کے لیے ناراض نہیں ہوتے تھے۔
 میری ٹانگیں سو گنی ہیں افخار دونوں۔
 (جیلد دھونن آتی ہے)

جیلہ: چھوڑیں سر کار میں دباوں گی ٹانگیں۔
 ستارہ: یہ سب تو بہشت جیسا ہے افخار۔ ایک اور بہشت نہ دیکھا ہوتا تو میرے لیے یہ
 کافی تھا۔

(جیلہ پاکتی پیش کرتی ہے۔ افخار ستارہ کا تھا چھوکر دیکھتا ہے۔ پھر جیلہ سے کہتا ہے)
 افخار: جیلہ میں شوٹنگ پر جا رہا ہوں۔ نیم سو ڈیو میں فلور نمبر 2 پر۔ میں اپنا ٹیلی فون نمبر
 نزدیک کو بھی اور خانسماں کو بھی دے آیا ہوں۔ اگر آپا جی کی طبیعت ذرا بھی خراب
 ہو تو فوراً اپلے ڈاکٹر مسعود کو اور پھر مجھے اطلاع دینا۔

ستارہ: تم کہاں جا رہے ہو افخار؟
 افخار: بہت کہا غوری صاحب سے کہ میں نہیں آسکتا لیکن وہ کہتے ہیں، پھر تین میئنے عاٹی
 ڈیگر نہیں دے سکتی۔ فلم کو عید پر ریلیز ہونا ہے۔
 جلدی آجائنا۔

افخار: گیا اور آیا۔ سوپ پلا دینا جیلہ زبردستی جیسے اپنے بچوں کے سینے پر چڑھ کر دودھ
 پلا پایا کرتی تھی چھپی چھپی۔ ان کے پاس نرس رہے گی، تم نرس کے آنے پر گھر ملی
 جانا۔

جیلہ: آپ فکر نہ کریں سر کار۔
 افخار: گانے کی شوٹنگ ہے۔ اللہ نے چاہا تو دیر نہیں لگے گی۔ مجھے بڑی پریکش ہے۔

ہیر و نئ کے چھپے بھاگنے کی
کون سا گانا ہے افخار؟

وہ..... تمہارے والا۔ پینام کادیا۔

بڑا پر انگانہ ہے۔

ایسے کام ہوتے ہی رہتے ہیں بیٹا۔ فلم انڈسٹری میں سات سال پہلے گانے
ریکارڈ ہوتے ہیں اور شو نگک نہیں ہو سکتی۔ اچھا خدا حافظ۔ باقیں مت کرنے دینا
اپنی آپا جی کو۔

جمیلہ: اچھا جی۔

ستارہ: کتنا کچھ بدلت گیا۔ کتنا کچھ۔

(افخار پلٹ کر)

انسان کے پاس بدلنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں ہے ستارہ۔ There is no

other choice for man.

(کبیرہ ستارہ کے چہرے پر آتا ہے۔ وہ سکیاں لگتی ہوئی عکیے میں منہ چھپاتی ہے۔)

کٹ

میں 2 آؤٹ ڈور کچھ دیر بعد

(ایک چھوٹا سا کٹ آؤٹ قسم کا ہیں۔ اس میں افخار فون نمبر ملانے کی کوشش کر رہا ہے
اور جیسے دوسرا طرف فون نہیں مل رہا۔ پاس چوکیدار بندوق لگائے کھڑا ہے)
افخار: سنو بھائی میرے۔ یہ میں فون کے نیچے بڑا بڑا نیم سٹوڈیوز کا نمبر لکھ کر جا رہا ہوں
(دکھاتا ہے) تم نے آج کو بھی کے باہر پہرہ نہیں دینا۔ یہاں کری پر بیٹھ رہو۔
اگر آپا جی کی طبیعت خراب ہو تو مجھے فوراً فون کر دو۔ نیم سٹوڈیوز۔
چوکیدار: جی سر۔

(اندر سے دھون آتی ہے)

- جیلہ: آپا جی کہہ رہی تھیں سر کار کے آپ گاڑی آہستہ چلائیں۔
افتخار: بتادینا کہ میں پیدل شوڈیوز جاؤں گا۔ انشاء اللہ۔
(جیلہ مسکراتی ہوئی جاتی ہے)

نذریہ کو بلاو۔ (چو کیدار جاتا ہے۔ افتخار پھر نمبر ملاتا ہے) ہیلو..... ہیلو۔ نہیں عاشی
صاحب مجھے سکندر سے کچھ کہنا ہے۔ آپ سکندر کو بلائیں..... یہ نہانے دہانے کا
بہانہ نہیں چلے گا۔ آپ بلائیں اسے..... ورنہ مجھے گھر آنا پڑے گا اور آپ کی
فلموں میں کام کر چکی ہیں میرے ساتھ، آپ جانتی ہی میرا Temper میرے
بس کی بات نہیں، بلائیں اسے Get going حرامزادے کو

کٹ

سمین 3 ان ڈور وہی وقت

- (سکندر کا بیڈروم۔ سکندر فون اٹھائے بات کر رہا ہے۔ عاشی ڈرینگ نیبل کے ساتھ
بیٹھی میک اپ کر رہی ہے)
- سکندر: جی جی..... میں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔
عاشی: (فاسطے سے) مختصر بات یہ ہے سکندر۔ مجھے دیر ہو رہی ہے۔ خدا قدم۔ اوپر سے
غوری صاحب بہت بد مزاج آدمی ہیں۔
سکندر: (U.C) دیکھئے افتخار صاحب۔ اب ستارہ میری Liability نہیں ہے۔ وہ خود میرا
گھر چھوڑ کر گئی تھی۔ میں نے اسے گھر سے نہیں نکالا۔
افتخار: غالباً جس گھر میں آپ رہ رہے ہیں، وہ میدم ستارہ کا ہے۔
سکندر: لیکن حسن اتفاق سے اس کی راجڑی میرے نام کی ہے۔
عاشی: (فاسطے سے) شبابش۔ مرد کو Strong ہونا چاہیے۔
سکندر: مجھے افسوس ہے کہ وہ اتنی بیمار ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کا نرودس بریک ڈاؤن ہو گیا

ہے لیکن یقین جائیئے میں اس معاملے میں اپنے آپ کو بالکل Guilty نہیں سمجھتا۔ دراصل وہ ذہنی مریضہ ہے، اسے کسی شوہر کی ضرورت نہیں، کسی Psychiatrist کی ضرورت ہے۔ (وفہ) خواخواہ..... خواخواہ یعنی آپ مجھے خواخواہ حکمکیاں دے رہے ہیں۔ بیمار وہ آپ کی وجہ سے ہوئی اور الزام آپ مجھے دے رہے ہیں۔ آپ کی ہمدردی اس کے لیے زہر ہے افتخار صاحب۔ اصلی گنہگار آپ ہیں..... عورت کو سیدھا کھانا چاہیے سیدھا۔ خدا حافظ۔

(فون رکھتا ہے)

عاشق: کیا کہتا تھا؟

سکندر: بکتا تھا۔ عشق جتنا آسان ہے، تجھنا مشکل ہے۔ اب بچو کو جان کے لالے پڑے ہیں۔ سانپ گلے میں لپٹ گیا ہے۔
(دروازے کی گھنٹی بھتی ہے)

عاشق: یہ اب کون جو جلدی آنا سکندر..... مجھے دیر ہو رہی ہے۔ (سکندر جاتا ہے) غوری صاحب خواخواہ پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ مشاعرے کا سین ہے۔

کٹ

میں 4 ان ڈور دن

(برآمدے کا تھوڑا سا کٹ آؤٹ ڈور قسم کا سیٹ لگا یعنی۔ بیباں ایک ضرورت مند نوجوان جو گانے کا شو قین ہے اور اپنام بنتا چاہتا ہے، کھڑا ہے۔ وہ چہرے بشرے سے غریب ہی نہیں بلکہ تپ دن کا مریض بھی لگتا ہے۔ کبھی کبھی ہلاکا ہلاکا کھانتا ہے۔ سکندر باہر آتا ہے)

سکندر: مج فرمائیے۔

نوجوان: سلام علیکم سر۔

سکندر: و علیکم سلام۔

(سکندر کا طریقہ ایک یپور و کریٹ کا ہے، وہ لجھ میں ایک سخت رکھتا ہے حالانکہ جو بالکل وہ کہتا ہے، سخت نہیں ہیں)

نوجوان: جی میں آپ کے پاس ایک چھوٹی سی عرض لے کر آیا تھا۔

سکندر: دیکھئے آپ بات مختصر کریں۔ مجھے ریکارڈنگ پر جانا ہے اور میرے پاس وقت کم ہے۔

نوجوان: جی..... مجھے گانے کا شوق ہے۔

سکندر: اچھا اچھا۔ میں سمجھا تھا آپ کوئی مالی مدد وغیرہ چاہتے ہیں۔

نوجوان: نہیں جی..... میں پتوکی کار ہنے والا ہوں..... میں آپ کا بہت پرانا فیض ہوں سر۔ مجھے آپ کے سارے گانے آتے ہیں۔ اگر آپ میراثیت لینا چاہیں۔

سکندر: بھائی میرے میں آپ کا ثیث لے کر کیا کروں گا بھلا۔

نوجوان: جی میں پتوکی میں کافی فنکشنوں میں گاچکا ہوں۔ پچھلے سال جب ہارس اینڈ کلبل شو ہوا تھا وہ مارے ذی سی صاحب نے.....

سکندر: آپ کے ذی سی صاحب ضرور باذوق آدمی ہوں گے اور آپ ضرور پتوکی کے عظیم آرٹسٹ ہوں گے لیکن بتائیے میں کیا کروں؟

نوجوان: جی آپ مجھے ریڈ یو یا ٹی وی ٹشن پر صرف ایک چانس دلادیں سر، صرف ایک چانس۔

سکندر: یعنی؟

نوجوان: اگر فلم میں کسی کورس میں ہی ایک موقع دے دیں، آپ دیکھیں گے سر..... میری آواز بری نہیں..... مجھے ایک بار موقع مل جائے تو میں جلد ہی میڈم ستارہ کے ساتھ دویٹ گانے لگوں گا۔

سکندر: اب تم ان کے ساتھ دویٹ نہیں گا سکو گے کبھی۔

نوجوان: کیوں جی؟

سکندر: اول تو وہاں تک پہنچنا مشکل ہے۔ دوسرا میدم ستارہ نے گانا چھوڑ دیا ہے۔

نوجوان: اچھا جی کب..... میں توریڈ یو سے ان کے گانے سنتا رہتا ہوں۔ عام طور پر.....

سکندر: ریڈیو پر تو میں سال پہلے کے گانے آتے رہتے ہیں۔
 عاشی: (عاشی آتی ہے) سکندر مجھے بڑی دیر ہو گئی خدا کی قسم۔
 نوجوان: آپ مجھے ایک رقصہ لکھ دیں سر۔ ریڈیو، میلی ویرشن پر سب آپ کی عزت کرتے ہیں۔

سکندر: اب یہ تو تمہاری زیادتی ہے۔ مجھے کیا پتہ تم میں Talent ہے کہ نہیں۔ جس طرح ہم دھکے کھا کر بنے ہیں، مصیبتیں جھیلی ہیں، ویسے ہی تم بھی کرو۔

نوجوان: سرجی Talent ہو بھی تو سفارش کے بغیر کام نہیں چلتا۔ آپ رفیق صاحب کے نام ایک پر زہ لکھ دیں۔

عاشی: دیکھئے آپ پھر کسی روز آئیں۔ اس وقت سکندر صاحب کے پاس وقت نہیں ہے۔ بڑی مجبوری ہے، آپ برانہ منائیں۔

نوجوان: جی میں تو پتوکی سے آیا ہوں بڑی مشکل سے۔

عاشی: (پرس کھول کر دس روپے کا نوٹ نکال کر) تو بھائی اب واپس چلے جاؤ۔ گھنٹے گھنٹے کے بعد بیس جاتی ہیں پتوکی۔ آؤ چلو سکندر۔ خدا کی قسم مجھے گھر سے سیدھے چلے جانا چاہیے تھا۔ تمہارے پاس میں یو نہیں آئی۔

سکندر: اچھا جی پھر میں گے، خدا حافظ۔

(سلام کے انداز میں ہاتھ اٹھا کر جاتا ہے۔ نوجوان نوٹ دیکھتا ہے۔ پھر آہستہ سے کہتا ہے)

نوجوان: میں تو جی..... گانے کے شوق میں آیا تھا پتوکی سے.....
 (اس کے چہرے کا گلوپ اپ دکھاتے ہیں جس پر گہری بیوی چھائی ہے)

کٹ

میں 5 ان ڈور دن

(انفار ایک سپورٹس کار میں ڈرائیور کر رہا ہے۔ اس کی ڈرائیورگ بہت خطرناک ہے اور وہ

ملکان روڈ پر جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ایسا Suspense Music لگائیے جس سے ظاہر ہو کہ اب حادث ہوا کہ ہوا۔ مختلف زاویوں سے مختلف مقامات سے افتخار کے نکتہ نظر سے اسے گلوپ میں سٹڈی کرتے ہوئے یہ حصہ بنایے جیسے اس پر بہت زیادہ پریشر ہو۔)

کٹ

سین 6 آٹھ ڈور دن

(غوری صاحب سیٹ پر موجود ہیں اور کیسرہ میں کوہ ہدایات دے رہے ہیں۔ سیٹ پر لاکنٹر میں بیان وغیرہ فٹ کر رہے ہیں۔ چل پہلی ہے سیٹ پر بھی کام ہو رہا ہے۔ سانے دو سیٹ ہیں اور بالکل علیحدہ ہیں لیکن ایک بار ہی نظر آتے ہیں۔ ایسے سیٹ جو عموماً فلموں پر لگتے ہیں۔ ایک حصہ میں افتخار کا بیڈ روم ہے اور ایک کھڑکی ہے۔ پنگ، میز اور کھڑکی سیٹ غریب آدمی کا ہے۔ دوسرا عاشی کا بیڈ روم ہے، خوبصورت بیڈ، لمبی خوبصورت کھڑکی اور ڈرینگ نیبل۔ دونوں سیٹ میں صرف دو دیواریں ہیں۔ ایک دیوار میں دروازہ ہے اور اس کے ساتھ جڑنے والی دیوار میں کھڑکی ہے۔

غوری: بھائی میرے وہ میرا Problem ہے۔
کیسرہ میں: سرJump ضرور آئے گا۔

غوری: Editing میں ایک موڈراج لگائیں گے۔ اس جگہ (اس وقت افتخار منہ رہا مالے پوچھتا اندر آتا ہے۔ (غوری فاصلے سے) آپ کا ہی انتظار ہو رہا ہے افتخار آئے آئیے? How is madam?

افخار: ایسے ہی ہے جی ابھی تو۔

غوری: (پاس آکر) خیر اس وقت تو ان سے یہ بات نہیں کہی جا سکتی لیکن (کندھے پر باٹھ رکھ کر) افتخار تم ذرا ان کی طبیعت ٹھیک ہو تو عرض کرنا۔ تین گانے ان کے چکے ہیں۔ اگر وہ چار گانے اور گاؤں تو میں بڑی ذلت سے فتح جاؤں گا۔
افخار: کہوں گا، کہوں گا لیکن وہ مانیں گی نہیں۔

کمال ہے۔ آپ کی بات مانیں گی۔

غوری:

میں جلدی جانا چاہتا ہوں غوری صاحب۔

انفار:

آپ پر Depend کرتا ہے سب کچھ۔ میک آپ کریں، آئیں۔

غوری:

We are ready for shooting

(انفار جاتا ہے۔ غوری کیمرہ کے View Finder میں آنکھ لگا کر دیکھتا ہے۔ پھر

ہاتھوں کی فریم بنا کر منظر کو جانچتا ہے۔ پھر کیمرے کو ذرا اسال Movie کرتا ہے۔ پھر آپ کا

دھواں چھوڑ کر لمبی سانس بھرتا ہے۔ جیسے مطمئن نہ ہو۔

کٹ

میں 7 ان ڈور کچھ لمحے بعد

(میک آپ روم:- اس وقت انفار کے چہرے پر موٹھیں ہیں اور میک آپ میں آخری

مرحلوں میں اس کا میک آپ کر رہا ہے۔ پاس دالی کر سی پر عاشی بیٹھی ہے۔ وہ بہت ماڑن

تم کا قلمی بس پہنے ہوئے ہے اور میک آپ میں اس کے میک آپ کے آخری مرحلوں

میں ہے۔ انفار کیمیوں سے عاشی کی طرف دیکھتا ہے۔ عاشی لا تلقی سے آنکھوں کا میک

آپ کروار ہی ہے۔ جیب میں سے چاپیاں نکال کر اپنے میک آپ میں کو دیتا ہے۔)

انفار: یا تکلیف معاف میری کار کی ڈکی میں سے ذرا میری سگریٹس تو منگوادو۔ معاف کرنا۔

میک آپ میں: نہیں کوئی بات نہیں سرجی۔ (جاتا ہے)

انفار: میں تو تیار ہو گیا ہوں۔ آپ کو کتنی دری ہے؟

عاشی: (بڑے تکلف سے جواب دیتی ہے) کچھ ہے ہی دریا بھی۔

انفار: (بہانے کے ساتھ) یعقوب تمہیں غوری صاحب بلارہے تھے۔

یعقوب: اچھا جی، ابھی گیا۔

عاشی: تم کام کروا پنا۔ آگے ہی بہت دری ہو گئی ہے۔

افخار: انہیں Payment کرنی ہے شاید۔

یعقوب: میڈم میں ابھی آیا۔ معاف کرنا جیسا Payment کی بڑی بک بک ہوتی ہے۔
عاشی: تھوڑا سا تو کام رہ گیا ہے یعقوب۔

یعقوب: بس جی گیا اور آیا۔ پھر غوری صاحب شونگ میں مصروف ہو جائیں گے۔ مجھ پتہ ہے ان کی عادت کا۔ ابھی آیا جی۔

(اب عاشی اپنی کرسی قدرے موڑ کر افخار کی طرف پینچ کرتی ہے۔ افخار اپنی کرسی سے از کر پچھلی طرف سے ہو کر عاشی کے سامنے آتا ہے)

افخار: عاشی مجھے تم سے ایک Request کرنی ہے۔
عاشی: جی فرمائیے۔

افخار: تم کسی کسی طرح آج سکندر کو میرے ساتھ ہوٹل بھجوگی۔ اگر تمہیں کسی گزبر کا خیال ہو تو تم خود ساتھ چلی آنا۔ آدھے گھنٹے کے لیے۔
عاشی: مجھے کیا مصیبت پڑی ہے آنے کی۔

افخار: ستارہ مر گئی تو میرا تمہارا نہیں سارے پاکستان کا نقصان ہو گا ایسی آرٹ سے۔ ملک بتا ہے، عزت ملتی ہے مفت کی ہم سب کو۔ وہ تاج محل ہے پاکستان کا۔
عاشی: سکندر صاحب کوئی میرے پابند نہیں ہیں۔ وہ اپنے گھر میں رہتے ہیں۔ میں اپنے گھر میں ہم دونوں آزاد ہیں۔ آپ ان سے کہیں۔

افخار: جی جی جی..... اور کوئی پل آپ کا ایک دوسرے کے بغیر نہیں کتنا۔
عاشی: افخار صاحب میں جس قدر نرمی سے بات کرتی ہوں، آپ اسی قدر بکھرتے جا رہے ہیں۔

افخار: میں منت کر رہا ہوں آرٹ کے نام پر، آرٹ کے نام پر..... یہ بڑی گھری جھیل ہے۔ یہاں تنکازندگی پھا سکتا ہے اور ایک چھوٹا سا غوطہ لے ڈوتا ہے۔ آپ تو خود اس پروفیشن میں ہیں۔ آپ کو کیا معلوم نہیں کہ ہم لوگ..... ہم سب کیسی کیسی موت سے مرتے ہیں؟ ہمارے تعاقب میں کیا کچھ ہوتا ہے؟ آپ کو معلوم نہیں۔
عاشی: اچھا جی اب چلیں۔ یہ یعقوب صاحب توجانے کہاں مر گئے؟

(انہر اس کی کرسی کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر اس کا راست بند کرتا ہے)۔
صرف ایک بار سکندر کو بھیج دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں میں، میں سکندر کو صحیح سالم
Un Touched واپس بھیج دوں گا۔
(غصے سے) آپ بازو ہٹائیں پلیز۔

انہار: عاشی: تم میں اور سکندر انڈسٹری کے وہ لوگ ہیں۔ عاشی وہ کہینے، گھٹیا، حرام خور لوگ ہیں
جس کو Chance نے بنایا ہے اور ہم اسے اپنی لیاقت، اپنی قابلیت، اپنے
Talent سے منسوب کرتے ہیں۔ ہماری وجہ سے ساری فلم انڈسٹری بدنام
ہوتی ہے۔ ہمارے گھٹیا پن کی وجہ سے۔

انہار: عاشی: افخار صاحب میں بہت بروڈا شت کرچکی ہوں۔
وہ مر رہی ہے..... سکندر کی متنکو وہ یووی۔

انہار: عاشی: (ہنس کر) ایسی یویوں سے خدا چاۓ۔ انڈسٹری ایسی یویوں سے بھرا پڑا ہے۔
تم کو سکندر سے محبت نہیں ہے۔ اگر تمہیں اس سے محبت ہوتی تو عاشی تو تمہیں
ضرور اس کی پہلی محبت کا بھی پاس ہوتا۔ تم صرف ستارہ کے ساتھ ون اپ
(one Up) ہونا چاہتی ہو۔ تم ایسی عورت ہو جو اپنے سے خوبصورت اپنے سے
ذہین، اپنے سے زیادہ قابل کسی اور عورت کو بروڈا شت نہیں کر سکتی۔ You are

not a woman but low lying bitch.

انہار: عاشی: زور سے افخار کے منہ پر طما نچو مارتی ہے۔ افخار سے گردن سے پکڑ لیتا ہے)
تم جیسی عورت کے مر جانے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ نہ انڈسٹری میں نہ زندگی
میں..... برساتی کیڑے.....

(اس وقت سکندر اندر آتا ہے۔ وہ افخار کو چیخنے سے پکڑ کر علیحدہ کرتا ہے۔ افخار مڑتے ہی
سکندر کے جبڑے پر کمہ مارتا ہے اور باہر نکل جاتا ہے۔ عاشی منہ چھپا کر رونے لگتی ہے۔
سکندر ہبکا اس کا منہ تکلتا ہے)

سین 8 ان ڈور۔ سیٹ پر کچھ دیر بعد

(غوری صاحب کا سیٹ۔ دونوں بیڈ اند ہرے میں ہیں۔ ایک پنگ پر افتخار لینا سگر ہے۔
رہا ہے۔ عاشی اس وقت پنگ پر اونڈھی لیٹی ہوئی سکیاں بھر رہی ہے)

غوری: عاشی ونڈر فل۔ کو اس..... لا شر آن۔
(سیٹ پر خاموشی ہوتی ہے)

(ایک دم دونوں سیٹ فل لائٹ میں آ جاتے ہیں)

غوری: Play back on کریں۔

(کلیپ بوائے سامنے آ کر کلیپ کرتا ہے۔)

کلیپ۔ کلیپ ون Take one پیام نام کا دیا میوزک شروع ہوتا ہے۔ افتخار سگر کا
دھواں چھوڑتا ہے اور پھر کھڑکی میں جا کر کھڑا ہوتا ہے۔ غم اور شکستگی کے تاثرات پرے
پر لاتا ہے اور گاتا ہے۔ پھر کیرہ عاشی پر آتا ہے، وہ سکیاں بھر تی کھڑکی تک جاتا ہے اور
گانا گاتی ہے۔ اس کے بعد Cut to Cut ان پر کچھ دیر یہ گانا جاری رہتا ہے۔ ان دونوں
کے علاوہ کچھ وققے کے لیے کیمرہ Movement بھی دکھائی جاتی ہے۔ تماشیوں میں
ایک جانب سکندر بیٹھا ہوا غصے سے باسیں ہاتھ سے ناخن دانتوں سے کاٹ رہا ہے۔ حنات
صاحب چونکہ ان دونوں باہر کی شونگل مشکل ہے، اس لیے آپ کی سہولت کے تحریر ہے
کہ جو نئی گیت کا کھڑا ختم ہوتا ہے، آپ اس گانے کا پبلانٹرہ بیک پرو جکشن کی مدد سے
آؤٹ ڈور میں لے جائیے۔ امجد اسلام امجد کا گیت ”پیام نام کا دیا جلا ہے ساری رات“
اسی کو بیک پرو جکٹ کر کے ایک جانب سے افتخار چلا آ رہا ہے اور دوسرا طرف سے
عاشی اپنے اپنے خیالوں میں ایک مرتبہ پھر خواب میں باغ بہشت میں اکٹھے ہو گئے ہوں۔
دونوں ہاتھ پھیلائے ایک دوسرے کی جانب بڑھتے ہیں۔ بہت کلوز میں۔ گال سے گال
کے گیت کا انترہ کرتے ہیں۔

اس میں سے بنس Show man کی وہ عجیب حالت دکھائی جاتی ہے جہاں کبھی کبھی
دشمنوں کو بھی محبت کے میں فلمانے پڑتے ہیں۔)